



گائيوں كى افزائش

(گائين پالنا)



لائيوسٽاڪ سيڪٽر كى ترقى و خوشحالى كے ليے كوشش
 ڈائريڪٽوريٽ آف مينيوليشن اينڊ ايڪسٽينشن
 محكمه لائيوسٽاڪ اينڊ ڈيري ڈوولپمنٽ، پنجاب، لاہور

16 كورپورٽو لاہور فون نمبر: 042-99201120
 Email: livestock.lit.pb.gov@gmail.com
dce@livestockpunjab.gov.pk
 Website: www.livestockpunjab.gov.pk

2020

ناشر:

ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن
 لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
 پنجاب لاء بور

چیف ایڈیٹر:

ڈاکٹر آصف رفیق
 ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن

ایڈیٹر:

ڈاکٹر ندیم کمال
 اسٹنٹ انفارمیشن اینڈ پبلسٹی آفیسر

سب ایڈیٹر:

ڈاکٹر وقار علی گل
 اسٹنٹ ڈائریکٹر کمیونیکیشن

کمپوزنگ، ڈیزائننگ: عتیق الرحمان گل

ساجد حسین

گائے

گائے ان جانوروں میں سے ہے جنہیں پتھر کے زمانے کے انسان نے ابتدا میں دوسرے جانوروں کے ساتھ پالنا شروع کیا۔ گائیں شروع ہی سے زراعت، خوراک، دودھ اور بار برداری کے لیے پالی گئیں۔ بعد ازاں گوشت اور دودھ کی مانگ بڑھنے سے گائے کی نسلوں کی افزائش بھی ضروری ہو گئی انسان نے ان کی طرف توجہ دی اور پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لیے جدید نسل کشی کے طریقے اختیار کئے اکنامک سروے آف پاکستان 2014 کے مطابق پنجاب میں گائیوں کی تعداد 39.7 ملین ہے۔

گائیوں کی نسلیں خواص کے مطابق۔

1	دو ڈھیل	ساہیوال، ریڈ سنڈھی، چولستانی
2	دوہری خصوصیات کی حامل نسلیں	تھر پارکر اتھری
3	جفاکش اور کام کرنے والی نسلیں	بھاگ ناڑی، دھنی، رو جھان، لوہانی

1 ساہیوال گائے

آبائی وطن: اس نسل کا وطن دریائے ستلج اور راوی کے درمیان کا علاقہ ہے جسے بنیادی طور پر ”گنجی باز“ کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ صوبہ پنجاب کے اضلاع ساہیوال، اوکاڑہ، ملتان، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ پر مشتمل ہے لیکن دو ڈھیل نسل ہونے کی وجہ سے اب یہ گائیں پنجاب کے نہری علاقوں میں پھیل گئی ہیں۔ نسلی خواص: اس نسل کے مویشی مخروطی شکل، درمیانے بھاری، متوازن جسامت اور ڈھیلی ڈھالی جلد کے حامل ہوتے ہیں۔ رنگ خاص کر سرخی مائل بھورا لیکن نرمی میں رنگ سر، پیٹھ اور ٹانگوں پر گہرا سرخ اور سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ گائے کا سر چھوٹا، لٹکتے کان، لمبی گردن، جھالر بھاری اور پھیلی ہوئی، چھوٹے اور موٹے سینگ لیکن عام طور پر بغیر سینگ اور ڈھیلے لٹکتے کان پائے جاتے ہیں۔ زربیل کے سینگ مضبوط، موٹے، بھاری کوہان، بھاری پھیلی ہوئی جھالر، لٹکتی ہوئی ناف، بڑا سر چھوٹی آنکھیں، سیاہ تھوٹھی، لمبی تیلی سیاہ گچھے دار دم اور سیاہ کھر اس کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ متوازن اور بڑا ہوانہ، تھن درمیانے اور واضح دودھ کی ویدیں پائی جاتی ہیں۔

2 ریڈ سنڈھی

آبائی وطن: اس نسل کا تعلق ”محل کوہستان“ کے پہاڑی سلسلہ سے ہے جو کہ صوبہ سندھ میں کراچی کے کچھ

حصے پر مشتمل اور ضلع ٹھٹھہ، دادو، حیدرآباد کے زرخیز علاقے کے علاوہ صوبہ بلوچستان کے ضلع لسبیلہ کے بارانی علاقے تک پھیلا ہوا ہے۔

نسلی خواص: ایک درمیانی جسامت کی نسل جس کا جسم ٹھوس اور رنگ سرخ ہوتا ہے۔ ریڈ سنڈھی مقابلتا گہرے رنگ کی اور نر کا رنگ کندھوں پر سے زیادہ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ اس کا سر بڑا اور اس کے ساتھ کبھی کبھارا بھرا ہوا ماتھا، نر کے سینگ موٹے اور مٹھے ہوئے جبکہ مادہ کے پتلے ہوتے ہیں۔ کان چھوٹے اور نفیس ہوتے ہیں۔ نر میں کوہان بھاری، جھالردنوں جنسوں میں درمیانی، ناف نر میں جھلوتی ہوئی جبکہ مادہ میں واجبی سی ہوتی ہے۔ پچھلا دھڑگول اور لیکا ہوا، دم کا سرا سیاہ، ہوانہ درمیانہ، بڑا اور مضبوط ہوتا ہے۔

3 چولستانی

آبائی وطن: یہ جانور ساہیوال نسل کے آباؤ اجداد سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا وطن ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں خصوصاً چولستان کا ریگستان ہے۔

نسلی خواص: اس نسل کے مویشی درمیانی جسامت اور ڈھیلی ڈھالی جلد کے حامل ہوتے ہیں۔ سفید جسمانی رنگ کے اوپر بھورے یا بھورے رنگ پر سفید اور سیاہ دھبے، چھوٹا سر، درمیانے لٹکے کان، نر جانور کے مٹھے سینگ اور گائے اکثر بغیر سینگ کے، سیاہ تھنسی، سیاہ پلکین، بھاری پھیلی ہوئی جھالراور لنگی ہوئی ناف، نر نیل میں بھاری کوہان البتہ گائے میں معمولی، لمبی اور سیاہ گچھے دار دم، سیاہ کھر، متوازن اور درمیانہ ہوانہ، خوبصورت اور متوازن لمبائی کے تھن چولستانی گائیوں کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ اس نسل کی گائیں دودھ مہیا کرتی ہیں لیکن نر پچھڑے معیاری گوشت کے لیے پالے جاتے ہیں۔

4 تھر پار کر (تھری)

آبائی وطن: اس کا آبائی وطن تھر پار کر ہے اس ضلع میں ریت کے تودوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے اور مناسب چارے کی فراہمی مون سون کی بارشوں کے بعد صرف کچھ مہینوں (جولائی تا ستمبر) تک رہتی ہے۔ یہ نسل سخت موسمی حالات میں چارے کی کم فراہمی کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

نسلی خواص: تھری درمیانے سائز کے جانور ہیں جس میں آگے کی طرف نکلا ہوا چہرہ، تھوڑا سا دھنسا ہوا ماتھا، درمیانی جسامت کے سینگ جو کہ اوپر اور باہر کی طرف مڑے ہوئے اور لمبے لٹکے کان ہوتے ہیں۔ تقریباً

جانوروں کا رنگ ہلکا سرمئی جو کہ نرمی اگلی اور پچھلی ٹانگوں میں گہرا، ایک سفید پٹی ریڑھ کی ہڈی پر موجود ہوتی ہے۔ دم کا سرا سیاہ اور بھاری، سخت کوہان، درمیانی جھالر، مضبوط ٹانگیں، ہوانہ درمیانی اور بھاری ہوتا ہے۔ گائے اچھی دودھیل تصور کی جاتی ہے۔ بالغ نر اور گائے وزن بالترتیب 400-500 کلوگرام اور 300-380 کلوگرام ہوتا ہے۔

5 دھنی

آبائی وطن: اٹک، چکوال، راولپنڈی، جہلم، میانوالی اور سرگودھا کے اضلاع میں یہ نسل بکثرت ملتی ہے۔ نسلی خواص: دھنی نسل کے مویشی درمیانی جسامت اور مختلف رنگوں میں پائے جاتے ہیں۔ سفید جلد پر سیاہ دھبے (چٹا برگا)، مکمل سیاہ جلد پر سفید دھبے (کالا برگا)، سفید جلد پر بھورے اور سیاہ پٹی دارد دھبے (نقرا)، سرمئی مائل جلد پر سفید دھبے (رتا برگا) کہلاتے ہیں۔ مکمل سفید یا سیاہ رنگ کے علاوہ ان رنگوں کے مختلف آمیزے بھی بہت سے مویشیوں میں دیکھے گئے ہیں۔ مویشی کا جسم لمبا اور کمر سیدھی ہوتی ہے۔ سر اور کان چھوٹے، ماتھا چوڑا، جو کہ موٹے اور مٹھے سینگوں کے درمیان تنگ ہو جاتا ہے۔ کوہان نسبتاً چھوٹا، جلد چست اور چمکدار، ٹانگیں چھوٹی پتلی اور مضبوط پٹھوں والی، آنکھوں کی بھنویں اور تھوئی سیاہ، دم پتلی عمدہ اور ٹخنوں تک لمبی اور دم کا سرا سفید، کھر چھوٹے اور مضبوط اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ مادہ میں چھوٹا اور سکڑا ہوا ہوانہ، تھن سیاہ اور دودھ کی پیداوار کم ہوتی ہے۔

6 لوہانی

آبائی وطن: ان مویشیوں کا آبائی وطن بلوچستان کا ضلع لورالائی اور صوبہ سرحد میں ڈیرہ اسماعیل خان کا علاقہ ہے۔ نسلی خواص: لوہانی گائے کی جسامت چھوٹی اور رنگ سرخ ہوتا ہے۔ جسم پر سفید دھبے بکھرے ہوئے چھوٹے اور موٹے سینگ، چھوٹے کان اور چھوٹی گردن، کوہان بھاری، جھالر درمیانی، دم کا سرا سیاہ اور چھوٹا سکڑا ہوا ہوانہ اور دودھ کی پیداوار کم ہوتی ہے۔ بالغ نر کا وزن 300-350 کلوگرام اور گائے کا وزن 230-280 کلوگرام تک ہوتا ہے۔ لوہانی گائے بہت سخت جان اور مضبوط کھروں والی ہوتی ہے۔ نر جانور پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں میں ہلکے کام کے لیے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ یہ چارے اور پانی کی کمی کو

برداشت کرنے کی قدرتی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لوہانی گائے میں دودھ کی پیداوار کم ہوتی ہے اور اس کو زیادہ تر گوشت اور ہلکے کاموں کے لیے پالا جاتا ہے۔

7 روجھان

آبائی وطن: اس نسل کے مویشی صوبہ پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازیخان کے پہاڑی علاقے روجھان، عمرکوٹ، کچا کدی اور سوم میانی کے کچھ حصوں کے علاوہ صوبہ سرحد کے اضلاع بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں پائے جاتے ہیں۔ نسلی خواص: درمیانی قد و قامت، مضبوط اور گھٹیلہ جسم رکھنے والے ان مویشیوں کا رنگ سرخ و سفید بڑے چھوٹے دھبوں کے مختلف آمیزوں کا حامل ہوتا ہے۔ قدرے تتی ہوئی کھال، ڈھیلی جھالر، قدرے چھوٹی ناف، درمیانہ مگر مضبوط کوہان، ہموار اور مضبوط کمر، پیشانی کشادہ اور ہموار، سینگ چھوٹے اور مضبوط، گردن موٹی، گوشت سے بھر پور پٹھے، چھوٹی اور مضبوط ٹانگیں، پتلی اور لمبی سفید بالوں کی گچھے دار دم، سیاہ گھر، چھوٹا اور سکڑا ہوا ہوانہ اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ اس نسل کے تیل پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں میں جفاکشی کے لیے مناسب سمجھے جاتے ہیں۔ ان جانوروں کو ہلکے بار برداری کاموں کے لیے پالا جاتا ہے۔

8 داخل

آبائی وطن: اس نسل کا آغاز صوبہ پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازیخان کے داخل علاقے سے ہوتا ہے۔ نسلی خواص: داخل جانور بھاگناڑی نسل کے جانوروں کی نسلی خواص کی مماثلت کی وجہ سے ان کی ایک شاخ سمجھے جاتے ہیں جبکہ داخل گائے مقابلتاً چھوٹی جسامت اور رنگ میں ہلکی ہوتی ہے۔ یہ جانور بھاری اور ٹھوس جسمانی ساخت رکھتے ہیں۔ جسم کا رنگ سرمئی یا سفید، گردن ہلکی سیاہ، منہ اور آنکھوں کی پلکیں سیاہ ہوتی ہیں۔ چھوٹی جھالر، مٹھے سینگ، چھوٹے نوکیلے کان، کچھ ابھرا ہوا کوہان، سیدھی کمر، کسی ہوئی ناف اور دم کے سیاہ بال، نر کے جسم کی اوسط پیمائش، اونچائی 135 سینٹی میٹر، لمبائی 145 سینٹی میٹر اور سینے کی گولائی 167 سینٹی میٹر جبکہ مادہ کی اونچائی 125 سینٹی میٹر، لمبائی 145 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ گائیں دودھ کم دیتی ہیں جبکہ نر بھاگناڑی نسل کی طرح بھاری کاموں کے لیے موزوں ہیں۔

مخلوط یادوغلی نسل

دو یا دو سے زیادہ نسلوں کے اختلاط سے پیدا ہونے والی نسل مخلوط یادوغلی کہلاتی ہے۔ اس طریقہ سے غیر ملکی گائیکوں کی زیادہ دودھ پیدا کرنے کی صلاحیت اور ملکی گائیکوں کی مختلف بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کے علاوہ گرم مرطوب آب و ہوا کو برداشت کرنے کی صفت کو یکجا کیا گیا ہے۔ اس طرح دوغلی نسل گائیکوں میں 15 ماہ میں سن بلوغت کو پہنچ کر 26 ماہ کی عمر میں پہلا بچہ دے دیتی ہیں اور دودھ کی فی بیانت پیداوار 2100 سے 2300 لٹر تک ہو جاتی ہے۔ جبکہ پاکستان کی مشہور دوغلی نسل ساہیوال کی گائیکوں میں 26 مہینوں میں جوان ہو کر اوسط 38 ماہ کی عمر میں پہلا بچہ دیتی ہیں اور فی بیانت اوسط 650 لٹر دودھ دیتی ہیں۔ اس طرح دودھ کی پیداوار کے لحاظ سے دوغلی نسل گائیکوں ہماری ملکی دوغلی نسل گائیکوں سے کہیں بہتر ثابت ہو رہی ہیں۔ گوفریشن اور جرسی سردممالک کی نسلیں ہیں اور گرم مرطوب آب و ہوا میں ان کی افزائش ممکن نہیں لیکن دوغلی نسل نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے۔ گائیکوں کی مخلوط نسل ہماری ملکی آب و ہوا کو بخوبی برداشت کرتی ہے اور شدید گرمی کے موسم میں بھی اگر شدید گرمی سے بچنے کا انتظام کر دیا جائے تو پیداوار متاثر نہیں ہوتی۔

مخلوط نسل میں خون کا تناسب

ادارہ تحقیقات افزائش نسل بہادر نگر ضلع اوکاڑہ میں کی گئی تحقیق کے دوران دوغلی نسل کی گائیکوں میں غیر ملکی خون کے مختلف تناسب یعنی 50 فیصد، 75 فیصد، 62.5 فیصد، 37.5 فیصد اور 25 فیصد کا مطالعہ نہ صرف ادارہ ہذا میں کیا گیا ہے بلکہ اس تحقیق میں ضلع شیخوپورہ کے بعض زمینداروں کو بھی شامل کیا گیا۔ اب تک کی گئی تحقیق کے مطابق 50 فیصد غیر ملکی خون کی حامل گائیکوں پیداواری لحاظ سے موزوں ترین شمار ہوتی ہیں۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے ذیل میں غیر ملکی خون کے مختلف معیار رکھنے والی مخلوط نسل کی فریزین کر اس عام دیسی گائیکوں کے پیداواری اوصاف دیئے جا رہے ہیں۔

فریژن کر اس عام دیسی گائے

25%	37.5%	62.5%	75%	50%	غیر ملکی خون کا تناسب	
717	684	634	670	458	بلوغت پر عمر (ایام)	☆
1090	1103	922	995	888	پہلی بار شیر دار ہونے پر عمر (ایام)	☆
1492	3116	3370	2458	3277	فی بیانت دودھ کی پیداوار (لٹر)	☆
—	—	364	374	374	دودھ دینے کا عرصہ (ایام)	☆
—	—	558	499	512	دو بیانتوں کا درمیانی وقفہ (ایام)	☆

مخلوط نسل گائیوں میں دودھ کی پیداواری صلاحیتوں کا اندازہ نیشنل ہارس اینڈ کیٹل شو میں دودھ کی پیداوار کے مقابلے کے اعداد و شمار سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ جب سے گائیوں کی مخلوط نسل دودھ کے مقابلے میں شامل کی گئی ہے یہ تمام موبیشیوں سے زیادہ دودھ دے کرنے کے ریکارڈ قائم کر رہی ہے۔ 1984 سے 2004 تک کا ریکارڈ دودھ (36 گھنٹے) درج ذیل گوشوارہ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ یاد رہے کہ 1985 میں انتخابات کی وجہ سے شو منعقد نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح 2003 کے بعد ناموافق حالات کی وجہ سے نیشنل ہارس اینڈ کیٹل شو کا انعقاد تسلسل سے نہ ہو سکا۔

سال	مخلوط گائے (کلوگرام)	ساہیوال گائے (کلوگرام)	نیلی راوی / کنڈی بھینس (کلوگرام)
1984ء	54.4	33.4	33.7
1986ء	49.8	36.8	37.3
1987ء	59.7	39.3	34.9
1988ء	60.8	36.1	36.6
1989ء	62.4	42.3	38.0
1990ء	62.6	41.3	36.3
	72.8	36.3	38.7

مخلوط نسل گائیوں کی افزائش برائے گوشت

پس منظر

لحمیات انسانی خوراک کا اہم جزو ہیں۔ یہ خوراک میں نباتاتی اور حیواناتی ذرائع سے مہیا کیے جاتے ہیں۔ حیوانی لحمیات انسانی جسم اور دماغ کی ساخت اور نشوونما کے لئے اشد ضروری ہیں۔ بالفاظ دیگر انسانی صحت کا دارو مدار خوراک میں مناسب مقدار میں حیوانی لحمیات کی فراہمی پر ہے۔ حیوانی لحمیات دودھ، گوشت اور انڈوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ لہذا دودھ، گوشت اور انڈوں کی پیداوار میں خود کفالت دور حاضر کا اہم تقاضا ہے۔

پروٹین کمیٹی آف پاکستان کی سفارشات کے مطابق ملک کے ہر فرد کو روزانہ 27.4 گرام لحمیات درکار ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان میں فی کس 17.4 گرام یومیہ حیوانی لحمیات میسر ہیں۔ اس طرح ہر ملکی باشندے کو 10 گرام حیوانی لحمیات روزانہ ضرورت سے کم فراہم ہو رہے ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہے۔

ایک اندازے کے مطابق ملک کی آبادی 188.02 ملین افراد پر مشتمل ہے۔ جن کو تقریباً 270 ٹن حیوانی لحمیات روزانہ ضرورت سے کم میسر آ رہے ہیں۔ حیوانی لحمیات کی فراہمی کے ضمن میں قوم جس گھمبیر صورت حال سے نبرد آزما ہے، اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے تمام تر دستیاب وسائل کو بروئے کار لانا امور حیوانات کے سائنس دانوں کا اہم قومی فریضہ ہے۔

گوشت حیوانی لحمیات فراہم کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے جو کہ گائے بھینس، بھیڑ، بکری اور مرغی سے حاصل ہوتا ہے۔ اکنامک سروے آف پاکستان 2014 کے مطابق ملک میں 34.6 ملین بھینسیں، 39.7 ملین گائیں، 66.6 ملین بکریاں اور 29.1 ملین بھیڑیں پائی جاتی ہیں۔ گائے، بھینسوں، بھیڑ اور بکریوں حاصل ہونے والے گوشت کی پیداوار بالترتیب 1829 ملین ٹن بڑا گوشت 643 ملین ٹن چھوٹا گوشت ہے۔ یہ پیداوار اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ گوشت کی فراہمی میں سب سے بڑا حصہ گائے بھینسوں کا ہے۔ لہذا قوم کو حیوانی لحمیات کے بحران سے نکالنے کے لئے بڑے گوشت کے حصول کے ذریعہ کو مزید مستحکم کرنے میں ہی ہمارا مستقبل وابستہ ہے۔

بڑے گوشت کی پیداوار میں اضافہ دو طرح سے ممکن ہے۔ کٹڑوں اور بچھڑوں کو بذریعہ متوازن

راشن فرہ کر کے یا پھر بذریعہ مخلوط نسل کشی عام دیسی گائیوں سے ایسے مخلوط جانور پیدا کر کے جن کی شرح بڑھوتری اور فرہ ہونے کی صلاحیت دیسی بچھڑوں کے مقابلے میں غیر معمولی طور پر زیادہ ہو۔ نو عمر کٹڑوں اور بچھڑوں کو بذریعہ متوازن راشن گوشت کے لیے فرہ کرنا چند سال قبل تک تو قابل عمل اور منافع بخش تھا لیکن غذائی اجناس کی قیمتوں میں روز افزوں اضافے اور ملک میں مارکیٹنگ کے غیر مستحکم نظام کے سبب اب اس کاروبار میں نفع کے امکانات محدود ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں موخر الذکر طریقہ یعنی عام دیسی گائیوں سے بذریعہ مخلوط نسل کشی گوشت والی نسل پیدا کرنا بڑے گوشت کی پیداوار میں اضافہ کے لئے زیادہ مؤثر اور مفید گردانا گیا ہے۔

تجربات و مشاہدات

بڑے گوشت کی پیداوار میں اضافے کے لیے گائیوں کی مخلوط نسل کشی تحقیقی ماہرین کے لیے تحقیق کا ایسا موضوع ہے جس پر اس سے پہلے ملک بھر میں زیادہ کام نہیں ہوا۔ ادارہ تحقیقات و افزائش حیوانات بہادر نگر (اوکاڑہ) میں اس کام کا آغاز 1998 میں پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کوآرڈینیشن کی سفارشات سے کیا گیا۔ بعد میں اس کام کو آگے بڑھاتے ہوئے 2003-04 میں ایک سالانہ ترقیاتی پروگرام شروع کیا گیا ان دو منصوبوں میں عام دیسی گائیوں کی تخم ریزی امریکہ اور یورپی ممالک کے بڑے گوشت والی نسلوں سائے منغال، براؤن سوئس، اینگلس، ہیری فورڈ اور شارے کے مادہ تولید کے ساتھ کی گئی۔ بعد میں وجود میں آنے والے مخلوط بچھڑوں کے اوصاف کا مطالعہ کیا گیا۔

چونکہ عام دیسی گائیوں میں دودھ اور گوشت پیدا کرنے کی صلاحیت اتنی بہترین نہیں ہوتی اور یہ بمشکل اپنے بچے پال سکتی ہیں لہذا ان بچوں کو پورے عرصہ میں شیر خواری میں اپنی ماؤں سے براہ راست دودھ پلایا گیا۔ دودھ کے علاوہ ان بچوں کو معمول کی خوراک دی گئی جو موسم کے دستیاب سبز چارہ اور متوازن راشن پر مشتمل تھی جو بالترتیب جسمانی وزن کا 10 فیصد اور 01 فیصد کے حساب سے فراہم کی گئی۔ اس ضمن میں ہونے والی تحقیق کے حوصلہ افزاء نتائج سامنے آئے جس کی بنیاد پر توقع کی جاسکتی ہے کہ دیسی گائیوں کی مخلوط نسل کشی کا تحقیقی پروگرام پاکستانی قوم کو گوشت کی قلت کے مسئلہ پر قابو پانے میں معاون ثابت ہوگا۔ اس تحقیق کے جو نتائج آئے ان کو گوشوارہ کی شکل میں ملاحظہ کریں۔

گوشوارہ

اوصاف	ہینکس کراس دیسی	ہیری فورڈ کراس دیسی	شارلے کراس دیسی	سائی منغال کراس دیسی
اوسط پیدائشی وزن کلوگرام (نر)	31.86	33.84	31.54	32.15
اوسط پیدائشی وزن کلوگرام (مادہ)	29.60	30.55	28.12	30.00
دودھ چھڑانے پر اوسط وزن کلوگرام (نر)	206.11	210.00	224.58	212.00
دودھ چھڑانے پر اوسط وزن کلوگرام (مادہ)	194.00	211.66	210.87	208.00
اوسط یومیہ شرح بڑھوتری کلوگرام (نر)	0.83	0.84	0.92	0.86
اوسط یومیہ شرح بڑھوتری کلوگرام (مادہ)	0.78	0.86	0.83	0.85
اوسط سالانہ وزن کلوگرام (نر)	280.00	260.00	302.77	290.00
اوسط سالانہ وزن کلوگرام (مادہ)	280.00	305.00	275.00	280.00
سال کے بعد یومیہ شرح بڑھوتری فی کلوگرام	0.68	0.62	0.74	0.70

مخلوط نسل کشی کے سلسلہ میں ضروری مشورے

- 1- مخلوط نسل کشی کے لیے عام دیسی گائیں استعمال کی جائیں۔
- 2- مخلوط نسل میں غیر ملکی گائیوں کے خون کی آمیزش 50 فیصد سے زیادہ یا کم نہ ہونے پائے۔
- 3- مخلوط نسل میں 50 فیصد غیر ملکی خون کا تناسب قائم کرنے کے لیے دیسی گائیوں کی غیر ملکی سائڈ بیلوں اور 50 فیصد غیر ملکی خون کی حامل دوغلی گائیوں کو 50 فیصد غیر ملکی خون کے حامل سائڈ بیلوں سے بذریعہ جدید طریقہ نسل کشی حاصل کرائیں۔

رہائش

دوغلی گائیوں کی رہائش کے لیے ہوادار مویشی خانوں (SHEDS) کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور ان کا رخ یعنی لمبائی شرقاً غرباً اور چوڑائی شمالاً جنوباً ہونی چاہئے تاکہ موسم گرما میں گائیں گرمی کا شکار نہ ہوں۔ اینٹوں کے

ستون کھڑے کر کے ٹی آئرن یا لکڑی کے بالے ڈال کر اوپر سستی سی چھت ڈال دیں تو آرام دہ اور پائیدار رہائش گاہ تیار ہو جائے گی۔ باڑے کی چار دیواری مضبوط ہونی چاہئے اور اس کی اونچائی 5 فٹ سے زیادہ نہ ہو ورنہ ہوا کے گزرنے میں رکاوٹ پیدا ہوگی اور جانور گرمی کے موسم میں گرمی محسوس کریں گے۔ شیڈ کی اونچائی درمیان میں 18 سے 20 فٹ اور کناروں پر 12 سے 15 فٹ ہونی چاہئے۔ شیڈ کا فرش اور کھولیاں کچی بنائی جائیں اور فرش کی ڈھلوان جانوروں کے پچھلے پاؤں کی طرف رکھی جائے۔ جہاں فرش ختم ہوتا ہے اگر وہاں پانی کے نکاس کے لیے نالی بنادی جائے تو شیڈ صاف ستھرا رہتا ہے۔ کھری کی چوڑائی 2 فٹ اور اونچائی 2.5 فٹ موزوں رہتی ہے۔ کھری کی پچھلی دیوار قدرے اونچی رکھی جائے تاکہ چارہ ضائع نہ ہو۔ ایک گائے کے لیے 40 مربع فٹ چھتی ہوئی جگہ اور اس سے دوگنی گھن کے طور پر درکار ہوتی ہے۔ مویشی خانوں میں خوراک کی کھری کے علاوہ پانی کے حوض کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جانور ضرورت کے مطابق پانی پی سکیں۔ باڑے کے ارد گرد سایہ دار درخت لگا دیئے جائیں تو گرمی میں جانور گرمی کی شدت سے محفوظ رہتے ہیں۔

گائوں کی دیکھ بھال

شدید گرمی کے موسم میں دوغلی نسل کی گائوں کو صبح و شام (جب گرمی کی شدت کم ہوتی ہے) اگر کچھ وقت کے لیے چرائی پر بھیجا جائے تو دودھ کی پیداوار پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ دوغلی نسل کی گائیں دیسی نسل کی گائوں کی نسبت زیادہ گرمی محسوس کرتی ہیں اس لیے اگر انہیں دن کے گرم حصے میں سایہ دار درختوں کے نیچے رکھا جائے اور پینے کے لیے وافر مقدار میں تازہ اور ٹھنڈا پانی مہیا کیا جائے تو جانوروں کی نہ صرف صحت ٹھیک رہتی ہے بلکہ یہ پیداوار بھی زیادہ دیتے ہیں۔ تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ گائوں کو دن کے گرم حصے میں نہلانے اور انہیں شیڈ میں بجلی کے سیکھے کے نیچے رکھنے کی بجائے سایہ دار درختوں کے نیچے رکھنے سے گائیں زیادہ آرام محسوس کرتی ہیں اور دودھ کی پیداوار پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ بعض دوغلی گائیں 20، 25 لٹر سے زیادہ دودھ دیتی ہیں۔ ایسی گائوں کا اگر دن میں تین بار (آٹھ گھنٹے کے وقفے سے) دودھ نکالا جائے تو ہوانے پر دودھ کا دباؤ نہیں پڑتا اور دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسی گائوں کی غذائی ضروریات بھی زیادہ ہوتی ہیں اس لیے ان کی خوراک پر خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ باڑے میں خوردنی نمک کے ڈلے کھریوں میں رکھنے سے جانور ضرورت کے مطابق نمک چاٹتے رہتے ہیں اس طرح ان کی نمک کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں۔ چونکہ دوغلی گائیں دودھ کی نہروں سے منسوب کی جا رہی ہیں اور زیادہ دودھ دینے والے جانور کسی

وقت بھی ہوانے کی سوزش کا شکار ہو سکتے ہیں اس لیے گائیوں کو صاف ستھرے ماحول میں رکھنے کے لیے صفائی کے انتظام پر کڑی نظر رکھنی چاہئے۔

چھڑوں کی دیکھ بھال

دوغلی نسل کی گائیں دیسی گائیوں کی نسبت بہت آسانی سے چھڑا چھوڑ دیتی ہیں اس لیے چھڑوں کو ان کی ماؤں سے کسی وقت بھی علیحدہ کر کے پالا جاسکتا ہے۔ ان کو دودھ پلانے کے لیے خاص نیل بازار میں دستیاب ہیں جنہیں کسی بوتل یا فیڈر پر لگا کر دودھ پلایا جاسکتا ہے۔ پہلے چھ ہفتے تک دودھ کی روزانہ مقدار بچے کے جسمانی وزن کا 10 فیصد ہونی چاہئے۔ چھ ہفتے بعد دودھ بتدریج گھٹا کر تین ماہ کی عمر میں بند کر دینا چاہئے۔

چھڑا عام طور پر ایک ماہ کی عمر میں چارہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔ اس لیے اس موقع پر اچھی قسم کا سبز چارہ کھریوں میں ہر وقت ضرور موجود رہنا چاہئے۔ اچھی شرح بڑھوتری اور جلد بلوغت کے حصول کے لیے چھڑیوں کو روزانہ جسمانی وزن کا ایک فیصد ونڈا فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چھڑیوں کے لیے صاف ستھرا پانی فراہم کرنے میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔ انہیں اندرونی کرموں سے بچانے کے علاوہ موسمی اثرات سے بھی بچانا ہوتا ہے۔ گرمیوں میں گرمی کی شدت سے بچانے کے لیے اگر انہیں سایہ دار درختوں کے نیچے رکھا جائے تو بچے صحت مند رہتے ہیں پیدائش سے لے کر 15 ماہ کی عمر تک اگر دوغلی نسل کے چھڑوں کو ضرورت کے مطابق خوراک مہیا کی جائے تو مستقبل میں ان سے بہتر نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

شیر خوار چھڑوں کی افزائش کے لیے پنجرے

چھڑے اوائل عمر میں عموماً ایک دوسرے کے جسم کو چاٹتے ہیں اور بال کھاتے ہیں۔ یہ بال معدے میں پہنچ کر گولے کی صورت اختیار کر لینے کے بعد معدہ میں رکاوٹ بن کی بچوں کی موت کا سبب بنتے ہیں۔ چھڑوں کو ٹی کھانے کی بھی عادت ہوتی ہے۔ جس سے معدہ میں اندرونی کرم (ماہپ) پڑ جاتے ہیں اور بچے لاغر ہو کر نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ اکثر بچے موک اور دیگر متعدی بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے چھڑوں کو ابتدا ہی سے ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا جائے۔ ان پر انفرادی توجہ دی جائے اس طرح ان میں شرح اموات کم ہو جاتی ہے۔ اس مقصد کے لیے لوہے کے چھوٹے پنجرے بنائے جاسکتے ہیں۔ جن کی لمبائی 5 فٹ اور چوڑائی اور اونچائی 3 فٹ اور پائے 9 انچ ہونے چاہئے۔ اس طرح پنجرے کا فرش زمین سے 9 انچ اونچا ہے گا۔ گوبر وغیرہ کی صفائی میں دقت پیش نہیں آئے گی۔ یہ متحرک پنجرے موسم کے اعتبار سے ایک جگہ سے دوری جگہ پر آسانی سے لے جائے جاسکتے ہیں۔

خوراک

گائے کے لیے روزانہ اوسط 40 سے 50 کلوگرام سبز چارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر سبز چارہ ضرورت کے مطابق میسر نہ ہو تو اس کی توڑی، پرالی یا ونڈے سے پوری کی جاسکتی ہے۔ تین چار لٹر دودھ دینے والی گائے کو اگر سبز چارہ ضرورت کے مطابق میسر ہو تو متوازن ونڈے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ دودھ دینے والی گائے کو ہر تین لٹر دودھ پر ایک کلوگرام متوازن ونڈا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر گائے حاملہ ہو تو حمل کے آخری دو مہینوں میں روزانہ 1.5 کلوگرام متوازن ونڈا کھلانے سے ایک تو گائے کی اپنی صحت ٹھیک رہتی ہے دوسرے بچہ صحت مند پیدا ہوتا ہے اور گائے دودھ بھی زیادہ دیتی ہے۔

دو دھیل گائیوں کے لیے زرعی اور صنعتی اجزاء پر مشتمل ستے اور متوازن غذائی آمیزے

نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد	نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد
1	کھل بنولہ	10	5	تور یا میل	10
2	میٹا گلوٹن فیڈ 30 فیصد	18	6	راب (شیرہ)	18
	چوکر گندم	34	7	نمک خوردنی	1
	بنولہ میل	8	8	چورہ ہڈی یا ڈالی کیمیشیم فاسٹ	1
	میزان				100

فارمولا نمبر 2

نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد	نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد
1	کھل بنولہ	15	6	راب (شیرہ)	15
2	میٹا گلوٹن فیڈ 30 فیصد	15	7	نمک خوردنی	1
	چوکر گندم	20	8	ڈی سی پی	1
	بنولہ میل	5	9	کھل سرسوں یا توریا	10
	رأس پالشنگ	18		میزان	100

خشک گائیوں کے لیے

نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد	نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد
1	کھل توریا	10	5	راب (شیرہ)	16
2	یوریا سے سپرے شدہ توڑی	60	6	نمک خوردنی	1
3	چوکر	12	7	چورہ ہڈی (ڈی سی پی)	1
					میزان
					100

فر بہ کئے جانے والے پھٹروں کے لیے

نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد	نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد
1	میٹا گلوٹن فیڈ (30 فیصد)	24	5	راب (شیرہ)	25
	بھوسہ گندم	32	6	نمک	1
	چوکر گندم	16	7	چورہ ہڈی (ڈی سی پی)	1
					میزان
					100

فارمولا نمبر 2

نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد	نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد
1	کھل سرسوں	10	5	راب (شیرہ)	30
2	بھوسہ گندم	36	6	نمک خوردنی	1
3	چوکر گندم	20	7	چورہ ہڈی	1
					میزان
					100

شیر خوار چھڑوں کے لیے دودھ کا متبادل

نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد	نمبر شمار	نام اجزاء	فیصد
1	کھل بنولہ	25	5	راب (شیرہ)	35
2	جوی یاد لیہ گندم	20	6	آمیزہ معدنیات	0.5
3	میٹا گلوٹن فیڈ (20 فیصد)	14	7	نمک خوردنی	0.5
	چوکر گندم	14		میزان	100

بیماریوں سے بچاؤ

گائیوں کو منہ کھر اور چیڑیاں نقصان پہنچا سکتی ہیں منہ کھر کا حفاظتی ٹیکہ فروری، مارچ اور ستمبر، اکتوبر میں لگوانے سے جانور اس بیماری سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ چیڑیوں کی تلفی کے لیے نوواگان اور آسنٹول ادویات بہتر ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ وینزری ڈاکٹر کے مشورے سے چیڑیوں کی تلفی کا علاج کروائیں۔

گوشوارہ: مویشیوں کی بیماریاں اور حفاظتی ٹیکے

نام بیماری	علامات	ٹیکہ لگوانے کا وقت	عرصہ قوت مدافعت
گل گھوٹو	تیز بخار، کھانا اور جگالی بند، گلے میں سوزش، شدید حالت میں مریض چند گھنٹوں میں دم گھٹنے سے مر جاتا ہے	مئی، جون اور دوبارہ نومبر، دسمبر	چھ ماہ تک
منہ کھر	تیز بخار، منہ اور کھروں کے درمیان چھالے، کھانے پینے اور چلنے میں دشواری، دوغلی اور ولایتی نسل کی گائیوں میں یہ بیماری انتہائی شدید ہوتی ہے۔	فروری-مارچ اور دوبارہ ستمبر-اکتوبر	چھ ماہ تک
چوڑے مار (بلیک کوارٹر)	ران یا شانے پر ورم جو ابتدا میں گرم اور دبانے سے جانور درد محسوس کرتا ہے، دباؤ ڈالنے سے چرچراہٹ کی آواز نکلتی ہے، متاثرہ جانور لنگڑا کر چلتا ہے۔	مارچ، اپریل	ایک سال تک

ایک سال تک	اگست	یا ابتدا میں تیز بخار، بے چینی، آنکھیں سرخ اور متورم، گوبر اور پیشاب میں خون کی آمیزش، جانور عموماً علامت ظاہر کئے بغیر مردہ پایا جاتا ہے، موت کے بعد قدرتی سوراخوں سے بہتا ہوا خون نہیں جمتا۔	گولی یا سٹ (انٹریکس)
------------	------	--	----------------------

50 گائیوں کے فارم کی تشکیل کے لیے گوشوارہ سامان

50 گائیں، ایک ہیل (ٹینر) مویشی خانہ (چھتی ہوئی جگہ) رقبہ مربع فٹ

2040	50 گائیں اور ایک ہیل کے لئے بحساب 40 مربع فٹ فی جانور
600	20 بچھڑے و بچھڑیوں کے لیے ایک سال سے زائد عمر بحساب 30 مربع فٹ
700	35 شیرخوار بچوں کے لیے بحساب 20 مربع فٹ فی جانور
3340	میزان

کھلی جگہ (دالان)

4080	50 گائیں اور ایک ہیل کے لیے بحساب 80 مربع فٹ فی جانور
1200	20 بچھڑے و بچھڑیوں کے لیے 1 سال سے زائد عمر بحساب 60 مربع فٹ فی جانور
1400	35 شیرخوار بچوں کے لیے بحساب 40 مربع فٹ فی جانور
6680	میزان

کل جگہ (چھتی + کھلی جگہ) = 10020 مربع فٹ

	بجلی سے چلنے والا ٹوکہ بمعہ موٹر
	کین (دودھ والے برتن)
	گاڑی (پک اپ)
	ریڑھی بمعہ ہیل
عدد	6
	دودھ دوہنے کے برتن (بالٹیاں)
	متفرق سامان بمطابق ضرورت
	رسی، زنجیر، ٹب وغیرہ

ضرورت خوراک

سبز چارہ 40 سے 50 کلوگرام یومیہ اور بھوسہ گندم 3 سے 5 کلوگرام یومیہ

ضرورت متوازن ونڈا

1 کلوگرام متوازن ونڈا برائے 3 لیٹر دودھ یومیہ

شیر دار گائیوں کے لیے متوازن راشن بحساب 3 کلوگرام فی جانور (سال میں 280 دنوں کے لیے)
 حاملہ گائیوں کے لیے متوازن راشن بحساب 1.5 کلوگرام فی جانور یومیہ (سال میں 60 دنوں کے لیے)
 بچھڑیوں کے لیے متوازن راشن بحساب 1 کلوگرام یومیہ فی جانور (پورے سال کے لیے)

دیگر ضروریات

* لیبر ملازمین 6

* ادویات و ویکسین وغیرہ حسب ضرورت

* پٹرول حسب ضرورت

* بجلی کے اخراجات

* متفرق اخراجات

* 130 ایکڑ زمین برائے سبز، خشک چارہ

نوٹ: جانور اور دیگر اشیاء کی قیمتیں مارکیٹ ریٹ کے مطابق لگائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆